© rasailojaraid.com

کتاب نما

علم القرآن [۳۰ پارے]، مدیر: سید قاسم محمود۔ ناشر: الفیصل، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۳۹۱+۱۵۹۔ ہدیہ: درج نہیں۔

سید قاسم محمود اردو کے معروف ادیب، مصنف، مولف، مترجم اور منصوبہ ساز ناشر ہیں۔ گذشتہ تین چار دہائیوں میں انھوں نے جو مختلف النوع علمی منصوبے تیار کیے، کتابیں تصنیف و تالیف اور شائع کیں، اور جو رسالے جاری کیے، ان کا سرسری جائزہ لینا بھی آسان نہیں ہے۔ حال ہی میں انھوں نے علم القرآن کے عنوان سے قرآن حکیم کے ۳۰ پارے، انگریزی اور اردو تراجم اور مختصر تفسیری حواشی کے ساتھ مرتب کر کے شائع کیے ہیں۔ اسے انھوں نے ''اردو کی بہترین تفاسیر کا انتخاب'' کا نام دیا۔ پہلا کالم: اردو ترجمہ، مولانا فتح محمد جالندھری، دوسرا کالم: انگریزی ترجمہ، عبداللہ یوسف علی، تیسرا کالم: ترجمانی یا ترجمہ، سید ابوالاعلیٰ مودودی۔

سرورق پر ۲۳ مفسّرین کی فہرست دی گئی ہے۔ لیکن تفسیری حواشی میں خاصا اختصار ہے (یہ مناسب بھی ہے ورنہ ضخامت بڑھ جاتی)۔ پارہ نمبر ۵ تک حواشی، علم القرآن کے عنوان سے ہر پارے کے آخر میں سورت اور آیت کا حوالہ دے کر عنوان وار دیے گئے ہیں۔ مگر پارہ نمبر ۶ سے تفسیری حواشی کو حسب موقع، آیات کے تراجم کے ساتھ ہی منسلک کر دیا گیا ہے۔ بعض موضوعات پر مستقل اور مفصل مضامین، پاروں کے آغاز و اختتام پر شامل کیے گئے ہیں، جیسے: ''تاریخ حدیث'' اور ''تاریخ فقہ'' از ڈاکٹر محمد حمیداللہ (جو دراصل ان کے خطبات بہاول پور ہیں)۔ ''قرآن کا طرزِ استدلال'' از حمیدالدین فراہی۔ ''قرآن مجید کے حروف مقطّعات'' از الطاف علی قریشی۔ جنگ بدر اور جنگ تبوک پر مصباح الدین شکیل کے مفصل مضامین (مگر جنگ خندق پر صرف ۷ سطریں؟)۔ ''انسانی پیدائش کے چھ مراحل'' ابوالکلام آزاد۔ ختم نبوت کے اہم موضوع پر ایک گونہ تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں، مدیر کے بقول: ''اردو کی بہترین اور دستیاب تفاسیر کا انتخاب و خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ مفسّرین کے ناموں سے زیادہ ان کی تفسیروں پر توجہ مرکوز رہی ہے۔ طریقہ یہ رہا ہے کہ مختلف تفاسیر سے جملے اُٹھا کر انھیں اس طرح باہم شیر و شکر کر دیا گیا ہے کہ یہ معلوم ہونا دشوار ہو گیا ہے کہ کون سا جملہ کس مکتب فکر کے مفسّر کا ہے۔ گویا تمام مفسّرین ایک مجلس میں یک جا ہو کر محو کلام ہیں''۔ (پارہ ۱، ص ۱۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سرورق پر ۲۳ مفسّرین کے نام درج ہیں' مگر قاسم محمود صاحب کہتے ہیں کہ "یہ فہرست تو محض علامت ہے' ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جتنی بھی تفاسیر دستیاب ہیں' وہ میرے زیرِمطالعہ ہیں" (دیباچہ' پارہ ۲)۔ ابتدا میں مفسّرین کی فہرست میں محمد علی لاہوری کا نام بھی شامل تھا' اس پر اعتراض ہوا تو انھوں نے لکھا: "جن مفسّرین کی تصانیف میرے زیرِمطالعہ رہتی ہیں' ان میں بہت سے غیر مسلم ہیں' یہود بھی' نصاریٰ بھی' ہنود بھی---" (دیباچہ' پارہ ۶)۔ سرورق پر موجودہ فہرست میں' مفسّرین کی فہرست میں "جناب غلام احمد پرویزؒ" [کذا] کا نامِ نامی بھی شامل ہے۔ اس پر بھی ایک صاحب نے اعتراض کیا تو قاسم محمود صاحب نے جواب میں میر تقی میر کے ایک شعر کا سہارا لے کر' اپنی "وسیع المشربی" کا حوالہ دیا--- "وسیع المشربی" بلاشبہ اچھی بات ہے' مگر اس صورت میں انھیں ان تمام یہود و ہنود اور نصاریٰ [نیز قادیانی' منکرین حدیث' بلکہ بہائی] مفسّروں کے نام بھی سرورق پر درج کرنے کی جرأت کرنی چاہیے تھی' جن کی تفسیریں اُن کے "زیرِمطالعہ" رہیں--- ظاہر ہے کہ ایسا کرنا' ان کے لیے ممکن نہیں تو پھر محض لفظی طور پر وسیع المشربی کا "قشقہ" کھینچنے کا فائدہ؟ ہمارا خیال ہے کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ میں "متفق علیہ بات ہی درج کروں گا" (دیباچہ' پارہ ۶)' تو پھر تفاسیر یا مفسّرین کے ضمن میں بھی اسی اصول کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو "متعہ" اور اس طرح کے دیگر مسائل پر دیے گئے تفسیری حواشی پر بھی اعتراضات سے بچا جا سکتا تھا۔

مجموعی حیثیت سے علم القرآن ایک قابلِ قدر کاوش ہے' ہماری تجویز ہے کہ اول: سرورق پر مفسّرین کی فہرست دینے کی ضرورت نہیں۔ دوم: زیرِنظر پاروں کے شروع میں وہ اداریے جوں کے توں شامل ہو گئے ہیں جو ہر ماہ رسالے میں علوم القرآن کی اوّلیں اشاعت کے موقع پر تحریر کیے جاتے تھے' اب انھیں ترمیم و نظرثانی کے بعد ہی پاروں کے ساتھ شامل رکھنا چاہیے--- اس صورت میں' ہمارا خیال ہے کہ بعض اعتراضات بڑی حد تک دُور ہو جائیں گے۔

یہ امر خوش آیند ہے کہ قاسم محمود صاحب نے احادیث نبویؐ کا ایک انتخاب پیش کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے (دیباچہ' پارہ ۲۹)۔ دیکھیے' کب پورا ہوتا ہے! (رفیع الدین ہاشمی)

پاکستان میں فوجی حکومتیں' مرتضیٰ انجم۔ ناشر: دارالشعور' یوسف مارکیٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۵۴۱۔ قیمت: ۲۵۰ روپے (مجلد)۔

پاکستان کی سیاسی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو یوں نظر آتا ہے جیسے یہاں حکومت کا دوسرا نام "فوجی کنٹرول" ہے۔ اس لیے پاکستان کی سیاسی تاریخ لکھی جائے تو اس کا زیادہ تر حصہ فوجی حکومتوں کے

© rasailojaraid.com